نعمتوں کے لکھنے کیلئے ناکافی ہونگے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ولوان مافی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہٗ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم کہ اگر سات دریاؤں کی سیاہی بنادی جائے اور تمام روئے زمین کے درختوں کے قلم بنائے جائیں۔ پھر بھی یہ تمام دریا باوجود اپنی کثرت وبہتات کے خدا کے کلمات کے آگے کالعدم ہیں۔ دنیا کی تمام کائنات جمادات نباتات حیوانات سب ہی اسی کے محاسن ومحامد بیان کرنے میں ہمہ تن منہمک ہیں ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔ لیکن انسان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔ جب چرند پرند کا یہ عالم ہے تو انسان کو تو جو اشرف المخلوقات ہے ہروقت اس کی حمد وثنا میں رطب اللسان رہنا چاہیئے۔ جو کہ بہت بڑی خیر وبرکت کا باعث ہے۔ حقیقت یہ ہے خدا کی تعریف مومن کی غذا ہے۔ خدا کے نیک بندے جب تک اس کو دانہیں کر لیتے بے چین رہتے ہیں دعا ہے خدا ہمیں بھی اس غذا کے ذائقہ سے ہم آشنا کرے آمین۔

فضائل قرآن مجید

(ازمولوی عطاءاللہ صاحب نورپوری بیربھومی متعلم رحمانیہ)

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن المجید والفرقان الحمید۔ مسلمانو! خلاق عالم نے بنی نوع انسان کی اصلاح وہدایت کیلئے مختلف زمانوں ومتفرق قرنوں میں متعدد نبی ورسول مبعوث فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے انبیاء کرام بنی نوع انسان کی اصلاح وہدایت کیلئے بھیجے گئے ان کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے غرضیکہ جتنے انبیاء کرام بنی نوع انسان کی اصلاح وہدایت ورہنمائی کیلئے بھیجے گئے۔ ان میں سے بعض کو آسمانی کتابیں دی گئیں مثلاً اولوالعزم انبیاء کرام سے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صحیفہ دیا گیا لیکن ہمارے نبی آخر الزماں سردار دوجہاں محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن پاک دیا گیا۔

الغرض ہر نبی کی شان وشوکت کے لحاظ سے من جانب اللہ ایک کتاب عطا ہوئی چونکہ ہمارے نبی تمام انبیاء علیہم السلام اولین وسابقین بلکہ تمام بنی نوع انسان کے سردار ہیں۔ اسلئے آپ کے شایان شان ایسی مقدس کتاب اتاری گئی جسکی فضیلت وبزرگی ان لفظوں کے ساتھ واضح کی گئی۔ ارشاد ہے لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون۔ یعنی اے پیغمبر اگر ہم اس قرآن مجید وفرقان حمید کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو خشیت وہیبت کی وجہ سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور پھٹ پڑا ہوتا۔ اور جھک گیا ہوتا۔ ہم اس مثال کو اس واسطے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سوچیں اور سمجھیں۔ مسلمانو! دیکھا آپ نے قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کو پہاڑ پر نازل فرماتا۔ تو خوف کی وجہ سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

دوسرے مقام پر بیان فرمایا۔ انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوات والارض والجبال۔ یعنی ہم نے اپنی امانت یعنی قرآن مجید فرقان حمید کو آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انھوں نے اسکو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس کے خوف سے ڈر گئے۔ یہ اثر اللہ کے کلام کا جمادات پر تھا لیکن انسان کا دل بھی اسکی بے نظیری کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکا اس کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ قرآن کو نازل ہوکر آج ساڑھے تیرہ سو برس گذر چکے لیکن آج تک کوئی شخص اس کے مثل نہ لاسکا۔ عرب کے بڑے بڑے شعراء جن کی فصاحت وبلاغت تمام دنیا کو مسلم تھی وہ بھی قرآن کے مثل ایک چھوٹی سی سورہ بلکہ ایک آیت بھی لانے سے عاجز وقاصر رہے۔ قرآن کا اعلان تھا کہ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ یعنی اگر تم اس بات میں شک کرتے ہو کہ ہم نے جو اس قرآن مجید کو اپنے بندہ محمدؐ پر نازل کیا یہ آسمانی کتاب نہیں ہے تو اس کے مثل ایک سورۃ لاؤ لیکن آج تک کوئی شخص نہ لاسکا۔ اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثل ھذا القراٰن لا یأتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا۔ یعنی اگر تمام انسان اور تمام جنات اس بات پر جمع ہوجائیں کہ اس قرآن کے مثل ... لے آئیں تو نہیں لاسکتے۔ اگرچہ ان کے بعض بعض کے مددگار ہی کیوں نہ ہوجائیں۔ قرآن مجید کی فضیلت اور خصوصیت اس سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آسمانی کتابوں سے صرف قرآن شریف ہی کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ ارشاد قدوس ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی ہم نے قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرینگے۔

دیکھا جاتا ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس گزر چکے مگر قرآن میں ذرا فرق بھی نہ ہونے پایا۔ جب قرآن اتنی بزرگی اور فضیلت والا ہوا اور اتنی خوبیوں کا حامل ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاوت کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں اللہ اکبر جو لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں یا ہر روز حفظ کرتے ہیں وہ کتنے خوش قسمت ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے خیرکم من تعلم القراٰن وعلمہ۔ سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے اور ایک روایت میں آیا ہے اقرأ القراٰن فانہ یاتی یوم القیامۃ شفیعا لاصحابہ رواہ مسلم یعنی آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ تم قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو۔ کیونکہ قیامت کے دن یہ تمہاری سفارش کرکے جنت الفردوس میں داخل کرلیگا۔ لیکن یاد رکھو مسلمانو! تمہارے لئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا ہی کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس پر عمل بھی کرنا چاہیے چنانچہ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ من قرأ القراٰن وعمل بما فیہ البس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس۔ یعنی جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے تو قیامت کے دن ان کے ماں باپ کے سر پر ایک ایسا تاج رکھا جائیگا جو سورج سے بھی زیادہ چمکدار ہوگا۔ اس سے بڑھکر قرآن مجید کی فضیلت اور کیا ہوسکتی ہے۔ ......

.... اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ من قرأ

القرآن فاستظهرہ فاحل حلالہ وحرم حرامہ ادخلہ اللہ الجنۃ وشفعہ ... فی عشرۃ ... من اھل بیتہ کلھم قد وجبت لہ النار، یعنی جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس سے اپنے دین میں دلیتا ہے۔ اس کے حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانتا ہے تو خدا اس کو جنت میں داخل کریگا اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کو بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل کر دیگا جن پر دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ لیکن آج کل مسلمانوں کے اعمال اور افعال کو دیکھکر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تمام احادیث اور کلمات انکے نزدیک گویا بے معنی ہیں۔ قابل عمل نہیں ہیں اسی لئے قرآن کو قرآن کی تلاوت کا خیال تک نہیں ہوتا اور جو تلاوت کرتے ہیں تو وہ صرف الفاظ کی تکرار کے سوا اور کوئی فائدہ اس سے نہیں اٹھاتے جو بہت ہی مایوسی کی حالت ہے۔ خدا ہمیں صحیح معنی میں کلام اللہ کی قدر کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بنیاد اسلامی کی پانچ چیزیں

(از مولوی ضیاء الدین صاحب متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

اسلام کا اصل اصول پانچ چیزیں ہیں اول اقرار توحید و اعتراف رسالۃ۔ دوم نماز کا قائم کرنا۔ سوم زکوٰۃ دینی چہارم حج کرنا۔ پنجم صوم رمضان۔ آج کی صحبت میں میں آپکے سامنے انھیں احکام اسلامی کی حکمتوں کو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ دین فطرت نے ان پانچ چیزوں کو اپنے ماننے والوں پر فرض کرتے ہوئے کن کن مصالح اور امور کو پیش نظر رکھا ہے اور کیا کیا فضائل عطا فرمائے ہیں وما توفیقی الا باللہ

کلمہ توحید کے حکم و معارف

جس زمانہ میں سرور کونین علیہ التحیۃ والتسلیم دنیائے دنی میں جلوہ فگن ہوئے وہ زمانہ نہایت ہی جہالت کا زمانہ تھا بیت العتیق یعنی کعبۃ اللہ میں مکمل ۳۶۰ بتوں کی پرستش ہوتی تھی۔ خدائی خدا کو فراموش کر چکی تھی۔ شرک کا دور دورہ تھا۔ اسلام چونکہ مذہب فطرت ہے اور عقل کا یہ حکم ہے کہ خدا صرف ایک ہے جس کو خود قرآن کریم نے بطور برہان تمانع ثابت کرتے ہوئے کہا ہے لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ یعنی زمین اور آسمان میں اگر دو خدا ہوتے تو دنیا کا نظام بگڑ جاتا کیونکہ ممکن ہے کہ دونو اللہ میاں آپس میں لڑ پڑتے۔ لہذا ضروری ہوا کہ دنیا سے .... اس اعتقاد کو ترک کرایا جائے .... چنانچہ اسلام کی تعریف میں ہی کلمہ توحید کو داخل کر دیا اور حضرت جبرئیل کے اس سوال کے جواب میں کہ اسلام کیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ الخ پس ایک مسلم شخص کو شرک سے باز رہنا ضروری ہو گیا کیونکہ اسلام میں شرک سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں ہے حتی کہ قرآن کریم نے علی الاعلان کہدیا کہ مشرک کی بخشش ہی نہیں اس کے علاوہ دیگر معاصی اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو عفو کر سکتا ہے فرماتا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلا کریما۔ یعنی اگر